السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک جماعت کے ہر فرد نے کچھ مال ادا کیا اور اس غرض سے مال اکٹھا کیا کہ اس سے استفادہ کیا جائے۔ اگر کسی کو کوئی حادثہ پیش آجائے (اللہ ایسا نہ کرے) یا عام حالات میں کسی کو ضرورت پیش آجائے تو اس مال سے استفادہ کیا جاسکے۔ اس رقم پر سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ کیا اس مال پر زکوۃ ہے؟ (سعید۔ع۔ الجوۃ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ اور اس سے ملتے جلتے اموال جو لوگوں نے مصالح عامہ کے لیے اور آپس میں بھلائی پر تعاون کے لیے تبرعا دیئے ہوں، ان میں زکوۃ نہیں۔ کیونکہ یہ اموال اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے مالکوں کی ملکیت سے نکل چکے ہیں اور ان کے منافع میں ان کے اغنیاء اور فقراء سب مشترک ہیں کہ ان سے پیش آنے والے حوادث کا علاج ہوسکے۔ گویا اب وہ ان مالکوں کی ملکیت سے خارج سمجھے جائیں گے اور یہ مجموعی صدقات کے حکم میں ہیں جو اسی غرض اور مقصد میں خرچ کیے جائیں گے جس کے لیے یہ جمع کیے گئے ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 115

محدث فتویٰ